صحبت ورفاقت کی اہمیت اور تقاضے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ، أَمَرَنَا بِصُحْبَةِ الصَّادِقِينَ الْأَخْيَارِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، الْقَائِلُ لِنَبِيِّهِ ﷺ: (إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَى مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِنَ الَّذِينَ مَعَكَ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)(١). وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ سَارَ عَلَى هَدْيِهِمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ: (يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ)(٢).

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! اللہ رب العزت نے انسان کو حکم دیا ہے کہ اپنے رفیق وہم نشیں کے ساتھ نیک برتاو کرے ارشاد باری تعالی ہے: (وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ)(٣) اور (حسن سلوک کرو) پہلو کے ہمسایہ کے ساتھ۔ یہاں صاحب سے مراد سفر وحضر کا ساتھی بھی ہو سکتا ہے(٤) یا ایسا شخص جو کسی سفر یا قیام کے دوران رفیق بن جائے یا کھانے پینے میں شرکت کرنے والا

(١) المزمل: ٢٠.
(٢) التوبة: ١١٩.
(٣) النساء : ٣٦.
(٤) تفسير مقاتل بن سليمان : (٣٧٢/١).

ہو[١] یا گھر میں آنے والا کوئی مہمان ہو یا وہ شخص جس کی مجلس میں اس کا فیض حاصل کرنے کی غرض سے بیٹھے[٢]۔ یہ سب صحبت ورفاقت اور ہم نشینی کی شکلیں ہیں۔ صفتِ صحبت ورفاقت کا شمار اعلی انسانی قدروں میں ہوتا ہے جس کا قرآن پاک میں نوّے سے زیادہ مرتبہ ذکر ہے اور اس سے مراد کسی چیز کی رفاقت ومعیت یا موافقت وموانست ہے[٣] جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ انسان انسان کی صحبت وہم نشینی اختیار کرے اور ایک دوسرے کے ساتھ حسنِ سلوک اور اچھے برتاو کے ساتھ پیش آئے اور اس کی سب سے اعلی قسم والدین کی صحبتُ ومعیت ہے رب ذوالجلال والاکرام کا فرمان عالی شان ہے: ﴿وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾[٤] اور دنیا میں ان (والدین) کے ساتھ بھلائی کے ساتھ بسر کرو۔ یعنی اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو[٥] اس طرح کہ ان کی اطاعت وفرمانبرداری کا خاص خیال ہو اور ہمیشہ ان کے ساتھ گہری وابستگی ہو[٦] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ پوچھا اس کے بعد

---

(١)تفسير الطبري : (١٢/٧).
(٢)التحرير والتنوير : (٥١/٥).
(٣) ينظر: جمهرة اللغة (٢٨٠/١) والمحكم والمحيط الأعظم (١٦٧/٣) والمخصص (٤٣٠/٣).
(٤)لقمان: ١٥.
(٥)التحرير والتنوير : (١٦١/٢١).
(٦)تفسير البغوي : (٢٨٨/٦).

کون ہے؟آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ انہوں نے پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ انہوں نے پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر تمہارا باپ ہے۔[1]

اسی طرح قرآن پاک نے بیوی کو صاحبہ (رفیقہ) کہا ہے رب ذوالجلال والاکرام کا فرمان ہے: ﴿وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ﴾[2]. (قیامت کے دن کی ہولناکی میں) اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ صاحبہ اس لئے کہا کیوں کہ شوہر اس کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے اس کے ساتھ انس و محبت رکھتا ہے اور اس سے چین وسکون حاصل کرتا ہے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: ﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً﴾[3]. اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کردی۔ زوجین یعنی شوہر وبیوی کے درمیان حسن معاشرت یہ ہے کہ ایک دوسرے کی خوبیوں کا اعتراف کریں ایک دوسرے کے نقائص وعیوب سے چشم پوشی کریں زندگی میں پیش آنے والے مشکلات کو آپسی رائے مشورہ سے حل کریں اور آپس میں اچھا سلوک اور نیکی کا برتاو کریں تاکہ اللہ تعالی کے اس

---

(١) متفق عليه.
(٢) عبس : ٣٦.
(٣) الروم: ٢١.

فرمان پر عمل ہو سکے:(وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ)[١]. اور آپس کے فضل واحسان (فیاضانہ برتاو) کو فراموش نہ کرو۔

میرے دینی اور ایمانی بھائیو! یقینا رفاقت وصحبت کا رشتہ بہت ہی پائدار انسانی رشتہ ہے اسی پر آپسی بات چیت اور ایک دوسرے کے احترام کی بنیاد ہے قرآن مجید میں دو ایسے ساتھیوں کا قصہ بیان کیا گیا ہے جن کے درمیان اختلاف رائے ہو گیا اور دونوں کا طرز عمل مختلف ہو گیا جس کی وجہ سے دونوں کے مابین ایک مکالمہ ہوا جیسا کہ باری تعالی کا ارشاد ہے:(فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا)[٢] ایک دن اس نے باتوں ہی باتوں میں اپنے ساتھی سے کہا کہ میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور جتھے کے اعتبار سے بھی زیادہ مضبوط ہوں۔ گویا اس شخص نے اپنے ساتھی پر اپنی برتری وفوقیت کا اظہار کیا اور اپنے پروردگار کے فضل وکرم کا اعتراف نہیں کیا۔ لیکن دوسرے ساتھی نے اس کے اس تکبر کا جواب بہت ہی مہذب انداز میں دیا اس کے فکر و خیال کی غلطی کو واضح کیا اور اللہ تعالی کی وحدانیت پر ایمان لانے کے لئے عقلی دلائل پیش کیا اور اللہ کا شکر بجالانے کی اس کو نصیحت کی اور اس کو دنیا وآخرت کی بھلائی کی طرف دعوت دی جیسا کہ اللہ رب العزت نے اس کی زبان میں بیان

(١) البقرة : ٢٣٧.
(٢) الكهف : ٣٤.

فرمایا ہے: ﴿لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا* وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾(١) لیکن میں تو عقیدہ رکھتا ہوں کہ وہی اللہ میرا پروردگار ہے میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں گا * تو نے اپنے باغ میں جاتے وقت کیوں نہ کہا کہ اللہ کا چاہا ہونے والا ہے کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔ اسی طرح رفاقت وصحبت کا رشتہ نیکی وبھلائی اور کلمہ خیر پر بھی مبنی ہوتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے ایسے لوگوں کی تعریف بیان کی ہے جو اس پر عمل پیرا ہیں اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے: ﴿لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا﴾(٢). ان کے کچھ ساتھی ہیں جو ان کو راستے کی طرف بلاتے ہیں کہ ہمارے پاس چلا آ۔ یعنی نیکی وبھلائی کے راستے کی طرف آجاو(٣). رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو صراط مستقیم کی رہنمائی کی اور سعادت وخوش بختی اور نعمتوں والی جنت کا راستہ دکھایا تو وہ آپ پر ایمان لے آئے اور آپ پر نازل کردہ نور کی اتباع وپیروی کی اور وہ کامیاب ہوگئے اسی لئے رب العالمین نے قرآن پاک میں ان کی تعریف توصیف کی ہے ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ

(١) الكهف : ٣٨ -٣٩.
(٢) الأنعام : ٧١.
(٣) تفسير ابن كثير : (٢٧٩/٣).

جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ)[1] اور مہاجرین میں سے جو لوگ پہلے ایمان لائے اور جنہوں نے اخلاص کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سب سے راضی ہو گیا ہے اور وہ سب اس سے راضی ہیں اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے سب سے مقرب صحابی سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جن کی صحبت ومعیت کو اللہ تعالی نے قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے اور ان الفاظ سے ان کو یاد کیا ہے : (ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ)[2] جب وہ دو آدمیوں میں سے دوسرے تھے جب کہ وہ دونوں غار میں تھے جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے چنانچہ اللہ تعالی نے ان پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی۔ یہ ہجرت کے واقعے کی طرف اشارہ ہے جب کہ وہ حضور ﷺ کے ساتھ تھے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا مجھے تو یہاں سے نکلنے (ہجرت)

(۱) التوبة : ۱۰۰ .
(۲) التوبة : ٤٠.

کی اجازت مل گئ ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا مجھے بھی ساتھ چلنے کی اجازت ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم بھی میرے ساتھ چلوگے[1]۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحبت و احسانات کا ان الفاظ میں اعتراف کیا ہے:

«إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ»[2] بے شک لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ مجھ پر احسان کرنے والے ابوبکر ہیں۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بنا سکتا اپنے رب کے علاوہ تو ابوبکر کو بناتا۔

رفیقوں اور ہم نشینوں سے وفاداری کرنے والو! سچا اور مخلص ساتھی اپنے ساتھی کے علم سے فائدہ اٹھانے کا خواہاں ہوتا ہے چنانچہ قرآن کریم نے اس سلسلہ میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اللہ کے ایک نیک بندے کی صحبت اختیار کی ان سے استفادہ کیا ان کی صحبت میں رہ کر صبر وشکیبائی کا درس لیا غور وتدبر اور بہت سی ادب وحکمت کی باتیں حاصل کی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا﴾[3] ان سے موسیٰ نے کہا کہ میں آپ کی تابعداری کروں؟ کہ آپ

---

(١) صحيح البخاري: ٢١٣٨.
(٢) متفق عليه.
(٣)الكهف: ٦٦.

مجھے اس نیک علم کو سکھا دیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔ علماء کا کہنا ہے کہ اس آیت کریمہ سے طلب علم کی زیادتی کے لئے عالم کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور علماء وفضلاء سے استفادہ کرنے اوران سے فیضیاب ہونے کے لئے ان کی ملاقات کو غنیمت جاننے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے[1] نبی کریم ﷺ کا پاک ارشاد ہے: «خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ»[2]. اللہ تعالی کے نزدیک سب سے بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کے درمیان بہتر ہو۔ یعنی ساتھیوں میں سب سے زیادہ نفع رساں ہو[3] بھلائی کرنے والا ہو[4] اور حسن سلوک کرنے والا ہو۔ ساتھی کے ساتھ حسن سلوک میں ہر طرح کی نیکی و بھلائی شامل ہے اس کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا ہدیہ و تحفہ دینا کوئی تکلیف پہونچ جائے تو صبر کرنا وعدہ وفا کرنا اور اخلاق کریمانہ کی تمام شکلیں شامل ہیں۔ علماء کا کہنا ہے کہ : عقل مند انسان اسی کی رفاقت وصحبت اختیار کرتا ہے جو صاحبِ فضلُ وکمال ہو علمُ ودین میں اس کا مقام ہو اور اچھے اخلاق وکردار کا حامل ہو[5] ایسا شخص اپنے ساتھی کو اعمال صالحہ کی طرف رہنمائی کرے گا جس کے نتیجے میں اس کا شمار اہل جنت میں ہوگا جن کو اللہ تعالی

---

(١)تفسير القرطبي (١١/١١).
(٢) الترمذي : ١٨٦٧.
(٣)فيض القدير (٣/٤٦٩).
(٤)تحفة الأحوذي (٦/٦٣).
(٥)روضة العقلاء ونزهة الفضلاء: ٩٠.

جنت میں داخل فرماکر اکرام فرمائے گا اور اس طرح وہ لوگ جنت کے سزاوار و مستحق ہوں گے۔ رب ذوالجلال والاکرام کا ارشاد عالی شان ہے: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾[(١)] اور جو لوگ ایمان لائیں اور نیک کام کریں وہ جنتی ہیں جو جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ رب ذو الجلال ہمیں اپنے رفقاء اور اصحاب کے درمیان نیک ساتھی بنا کر رکھ اور ہمیں باشعور و عقلمند لوگوں کی رفاقت وصحبت کی دولت سے سرفراز فرما*** فاللَّهُمَّ اجْعَلْنَا لِأَصْحَابِنَا مِنْ خَيْرِ الْأَصْحَابِ، وَأَنْعِمْ عَلَيْنَا بِمُرَافَقَةِ أَهْلِ النُّهَى وَالْأَلْبَابِ، وَوَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ، وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ، حِينَ قُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) البقرة : ٨٢.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا كَمَا أَمَرَ، وَأَشْكُرُهُ فَإِنَّهُ سُبْحَانَهُ يَجْزِي مَنْ شَكَرَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ میرے عزیز دوستو! نبی اکرم ﷺ کا پاک ارشاد ہے: **«مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ، كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيرِ الْحَدَّادِ، لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيهِ، أَوْ تَجِدُ رِيحَهُ، وَكِيرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ، أَوْ ثَوْبَكَ، أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً»**(١) نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال مشک (کستوری) بیچنے والے عطار اور لوہار کی سی ہے۔ مشک بیچنے والے کے پاس سے تم دو اچھائیوں میں سے ایک نہ ایک ضرور پالوگے۔ یا تو مشک ہی خرید لوگے ورنہ کم از کم اس کی خوشبو تو ضرور ہی پاسکوگے۔ لیکن لوہار کی بھٹی یا تمہارے بدن اور کپڑے کو جھلسا دے گی ورنہ بدبو تو اس سے تم ضرور پالوگے۔ اس حدیث پاک میں حضور اکرم ﷺ نے ہمارے لئے اچھے ساتھی کے

(١) متفق عليه واللفظ للبخاري.

انتخاب کی اہمیت کو واضح فرمایا ہے جو کہ دوسرے ساتھی کے لئے نافع ہو اور اپنے اچھے صفات واخلاق سے فیض پہونچانے والا ہو اسی طرح نبی پاک ﷺ نے ہمیں برے ساتھی سے بچنے کی تنبیہ فرمائی ہے کیونکہ صحبت کی ایک خاص تاثیر ہوتی ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: «الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ»(١) آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنی زندگی میں اچھے اصحاب ورفقاء کی صحبت ومعیت اختیار کرنے کی فکر کرنی چاہیے اور اپنی اولادوں کو اسی کی وصیت کرنی چاہیے کیونکہ نیک وصالح اصحاب اپنے ساتھیوں کے لیے قیامت کے دن سفارش کریں گے اور کہیں گے: «رَبَّنَا، كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا، وَيُصَلُّونَ، وَيَحُجُّونَ»(٢) اے ہمارے پروردگار یہ ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے نماز پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے۔ تو وہ لوگ ان کے سفارش کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ آخر میں بارگاہ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اے اللہ! ہمیں والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا بنا زوجین کو آپس میں ایک دوسرے کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرما ہمیں اور ہماری اولادوں کو نیک اور صالح اصحاب کی رفاقت نصیب فرما اور

---

(١) أبو داود: ٤٨٣٣، والترمذي: ٢٣٧٨.
(٢) متفق عليه.

برے ساتھیوں سے ہماری اور ہماری اولادوں کی حفاظت فرما اور ہم کو دوست واحباب اور رفقاء وہم نشینوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور نیکی کا برتاو کرنے والا بنا قیامت کے دن نیک ساتھیوں کی سفارش نصیب فرما اور اخلاص کے ساتھ اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرما آمین ***

هَذَا وَصلُّوا وَسلِّمُوا عَلَى خَاتمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾[1].

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ، وَيَا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى، وَيَا أَكْرَمَ مَنْ عَفَا، وَأَعْظَمَ مَنْ غَفَرَ؛ نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرَاتِ أَوْفَرَهَا، وَمِنَ الْعُلُومِ أَنْفَعَهَا، وَمِنَ الْأَخْلَاقِ أَكْمَلَهَا، وَنَسْأَلُكَ السَّعَادَةَ فِي الدُّنْيَا، وَالْفَوْزَ فِي الْآخِرَةِ.

اللَّهُمَ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ يَا سَمِيعَ الدَّعَوَاتِ، يَا رَفِيعَ الدَّرَجَاتِ، اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُم وَالأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.اللَّهُمَّ**

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .

أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ نِعَمكَ، وَجُودَكَ وَفَضْلَكَ، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا وَأَهْلِهَا، واجْعَلْهَا دَائِمًا فِي سَعَادَةٍ، وَمِنَ الْخَيْرِ فِي زِيَادَةٍ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِينَا وَلِمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا، وَعَافِنَا فِي أَبْدَانِنَا، وَأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا، وَبَارِكْ فِي أَهْلِينَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَفِي كُلِّ مَا رَزَقْتَنَا، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.